اردو تاریخ نگاری اور جمیل جالبی

رمیشہ قمر

RS,Dept of Urdu and Persian
Gulbarga University
Gulbarga pin code :585106
karnataka

تاریخ نگاری ایک فن ہے جو تاریخی واقعات ،شخصیات اور تبدیلیوں کی معروضیت کو پیش کرتا ہے ۔تاریخ نگاری کو انیسویں صدی کے ابتداء میں فروغ حاصل ہوا ۔تاریخ کے مطالعے سے ہم عظیم شخصیات کے کارنامے، زندگی کے حالات، سماج میں ہونے والی تبدیلیوں وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں ۔ایسے ہی ادب کی تاریخ بھی ہوتی ہے ۔ادبی تاریخ سے پہلے تاریخ کے ماخذ کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں' تاریخ' کی تعریف ان الفاظ میں درج ہے۔

"study that traditionally has aimed at providing on aoverall explanation of the process of histroy ."(the incyclopedia britanica in vol .30
villiam denton publishers 1943.1973
page no:64)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ گذرے ہوئے واقعات کو صحت اور محنت کے ساتھ بیان کرنا تاریخ کہلاتا ہے۔تاریخ کے معنی و مفہوم کے متعلق پروفیسر نذیر احمد تشنہ لکھتے ہیں۔

''یونانی زبان میں اس کے لئے لفظ
ہسٹوریا (Historia) کا استعمال کیا جاتا ہے جس

کے معنی ہیں سچائی کو بروئے کار لانے کا منصوبہ اور
انگریزی زبان کا لفظ (History) اس یونانی لفظ
(Historia) سے ماخوذ ہے جس سے مراد واقعے
کی ابتدائی تفتیش اور تحقیق کی بنیاد پر حاصل ہونے
والا علم ہے۔

(فلسفہ تاریخ: ایم نذیر احمد تشنہ ص ۱۷)

تاریخ کی تعریف مختلف ماہرین نے مختلف زبانوں میں مختلف الفاظ میں کی ہے جس کا اصل معنی یہی نکلتا ہے کہ جو واقعات ماضی کا حصہ بن جائیں اس تک پہنچنے کے لئے تحقیق اور تدقیق کا بیان تاریخ ہے۔صرف گزرے ہوئے واقعات کو بیان کرنا تاریخ نہیں کہلاتا ہے بلکہ ہر فن کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں جنھیں ملحوظ خاطر رکھ کر تاریخ رقم کی جاتی ہے نامور مورخ ڈاکٹر مبارک علی تاریخ نویسی کی بابت لکھتے ہیں:

''تاریخ نویسی میں تین عناصر کی اہمیت
ہے اول واقعات، دوم ان واقعات کے بارے میں
مورخ کی تنقید، تفسیر یا تاویل کیونکہ محض واقعات کو
سن وار بیان کرنے سے تاریخ کی اہمیت واضح نہیں
ہوتی اور نہ ہی اس سے تاریخی شعور پیدا ہوتا ہے۔''

(اردو میں تاریخ نویسی: ڈاکٹر مبارک علی سہ ماہی تاریخ شمارہ ۱۲۳ تاریخ نویسی نمبر ص ۱۰۸)

ادبی تاریخ نویسی بھی تاریخ نگاری کا اہم جز ہے ادبی تاریخ نگاری میں زبان، تہذیب، سماجیات، معاشرتی تقاضے، انسانی فطرت، عہد بہ عہد ہوتی تبدیلیاں شامل ہوتی ہیں. ادب کو زندگی کا ترجمان کہا گیا ہے اور زندگی میں کوئی شئے ساکت و جامد نہیں ہے بلکہ اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے اور ادب میں ہونے والی ان تبدیلیوں کا بیان کرنا اس کی تاریخ لکھنا از حد دشوار ہے۔جب تک علم اور شعور کی فراوانی نہ ہو تاریخ کے اس رخ کو واضح کرنا آسان نہیں ہوتا۔ادبی تاریخ، ادب، تنقید، زبان و ادب کی ارتقائی صورت کا متوازن و متناسب اظہار ہے جس میں واقعات، رجحانات، تحریکات، نظریات اور

اصولوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔مختلف حالات کا بھی جائزہ جو مشہور اور بڑی شخصیتوں کو جنم دیتے ہیں ان کا تذکرہ بھی شامل ہوتا ہے گیان چند جین کا یہ اقتباس میری اس بات کو ثابت کرنے میں رہنمائی کرتا ہے لکھتے ہیں۔

''ادبی تاریخ ایک طرف تاریخ ہے
دوسری طرف ادب۔یہ سوانح نگاری اور تنقید کے
امتزاج سے بنی ہے لیکن اسے تحریک ملی سیاسی تاریخ
سے۔جس کی مماثلت پر اس نے سوانحات کو ترتیب
دیا۔بعد میں ادبی اصناف کی شعریات کا بھی اضافہ
کیا۔ادبی تاریخ اور سیاسی تاریخ میں ایک بڑا فرق
ہے سیاسی تاریخ کے واقعات ماضی کے پردہ عدم میں
مکتوم ہیں جبکہ ادبی تاریخ کی ماضی کی تخلیقات
ہمارے سامنے موجود ہیں۔''

(اردو کی ادبی تاریخیں: ڈاکٹر گیان چند جینص ۲۲۔۲۱)

ادب ہمارے عہد کا ترجمان، معاشرتی زندگی اور سماج کا آئینہ ہوتا ہے۔سماج میں ہونے والے واقعات، حالات، جذبات اور احساسات کو بیان کرتا ہے۔اور ادبی تاریخ حالات و کیفیات پر گہری نظر کے ساتھ ساتھ معاشرے کے تہذیبی و تمدنی عناصر پر بھی توجہ دیتا ہے اور ان کا حل تلاشنے میں بھی رہنمائی کرتا ہے ڈاکٹر علی جاوید کے بصیرت افروز خیالات ادبی تاریخ نگاری کو سمجھنے میں ہمارے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔

''ادبی تاریخ کو نہ محض ادب پاروں کی
جمالیاتی کیفیات یا تنقید قرار دیا جاسکتا ہے نہ محض
بدلتے ہوئے مذاق سخن کی دستاویز بلکہ وہ زبان اور
ادب کے نشو ونما کی داستان بھی بیان کرتی ہے اور ان
کے پیچھے بدلتے ہوئے ادبی ذوق کی کہانی کہتی ہے

ادبی تاریخ ادب اور سماج دونوں کو مکمل اکائی کی شکل
میں دیکھتی ہے اور ادب کو سماج کی تخلیق اور ادب کے
سماج پر اثرات دونوں کے رابطے سے بحث کرتی
ہے۔''

(ادبی تاریخ نویسی اور تواریخ ادب اردو: سعد مسعود غنی ص ۷۔۶)

ادبی تاریخ نویسی میں تہذیب اور کلچر کو بھی تلاشا جاتا ہے۔تہذیب اور ادب کا رشتہ بڑا ہی گہرا ہے مشترک تہذیب کی جڑ دراصل ایک مشترک زبان ہوتی ہے اردو جو مشترک ہندوستانی تہذیب کے تاریخی تقاضوں سے وجود میں آئی اور ادبی تاریخ ان زبانوں،تہذیب،کلچر اور ثقافت جیسے پہلوؤں کو اپنے اندر سمو لیتی ہے آسیہ نورین کا یہ اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

''اردو ادب کا سرمایہ بے شمار وسعت کا
حامل ہے نظم ونثر کی متنوع اصناف و جہات ہیں جب
ان اصناف و جہات کا احاطہ کرنے کی ضرورت محسوس
ہوئی ادب کے بکھراؤ کو ایک جگہ سمیٹ دینے پر سوچا
گیا تو ادبی تواریخ لکھی گئیں۔ادبی تاریخ اپنے اندر
تہذیب' ثقافت' ورثہ اور ادبی پہچان رکھتی ہے بہت
سے مورخین نے ادب کے دریا کو کوزے میں سمویا
ہے اور ادبی تواریخ قلمبند کی ہیں۔''

(زبان وادب رسالہ شمارہ ۲ ص ۱۵۲)

ادبی تاریخ نویسی کا آغاز آب حیات سے ہوا۔اور یہ کارواں بہت سے ادوار سے گزرتا ہوا اپنا ارتقائی سفر طئے کرتا رہا۔اور ادبی تاریخ نویسی پر کئی کتابیں سامنے آئیں جیسے شعر الہند' تاریخ ادب اردو' داستان تاریخ اردو،تاریخ زبان اردو،اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ،اردو زبان کی قدیم تاریخ،مختصر اردو ادب وغیرہ۔اوران کتابوں کے مصنفوں نے بحیثیت مورخ اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔جن میں حافظ محمود شیرانی،محی الدین قادری زور،نصیر الدین ہاشمی،عبدالسلام ندوی،حامد حسن قادری،رام بابو سکسینہ،ڈاکٹر

مسعود حسین خان، مولوی عبدالحق، سیدہ جعفر، گیان چند جین اور جمیل جالبی وغیرہ۔

ڈاکٹر جمیل جالبی ایک بلند پایہ نقاد، نامور محقق، ماہر دکنیات صاحب طرز ادیب ،لغت نگار اور مترجم ہیں۔ تاحیات ادبی کاموں اور اردو کی خدمت میں مستغرق رہے۔ کہتے ہیں حوصلے آگ کو گلزار بنا دیتے ہیں اور ڈاکٹر جمیل جالبی کے حوصلوں نے بھی اردو زبان وادب اور خاص کر ادبی تاریخ نویسی کی سنگلاخ زمینوں پر اپنی شناخت بنائی اور تنقید تحقیق ' تاریخ وتفسیر میں نمایاں مقام پیدا کرلیا۔ محشر بدایوانی کا یہ شعر جمیل جالبی کی ادبی خدمات کو خراج تحسین عطا کرتا ہے۔

ان کی خدمات ہیں شاہکار ادب
ان کے دم سے ہے قائم وقار ادب
دائمی نقش تاریخ ہے یہ سخن
جالبی آج ہیں افتخار ادب

میرا یہ مختصر سا مضمون جمیل جالبی جیسے دیو قامت ادیب کے مقام و مرتبہ کو متعین نہیں کر سکتا ۔بس ایک ادنیٰ سی کاوش ہے جو قلم کو جنبش دے رہی ہوں کہ صفحہ قرطاس پر آپکی نگارشات، نادر تخلیقات اور قابل تعریف خدمات کو الفاظ کے نگینوں سے سجا سکوں۔

جمیل جالبی کا اصل نام محمد جمیل خاں ہے وہ اپنے نام کے ساتھ جالبی لکھنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔

''محمد جمیل خان نے جب ادبی دنیا میں
قدم رکھا تو انکا آئیڈیل سید جالب دہلوی تھے اس
نے جالب کی رعایت سے انھوں نے اپنے نام کے
ساتھ جالبی لگالیا اور ادب میں ستارہ 'جمیل خان' کے
نام سے نہیں بلکہ ''جمیل جالبی'' کے نام سے چمکا۔''
(ڈاکٹر جمیل جالبی ایک مطالبہ: گوہر نوشاہی ص ۱۹)

آپ کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا شوق تھا اور یہ شوق انھیں ورثے میں ملا تھا آپکی اولین تخلیق 'سکندر اور ڈاکو' ڈرامہ ہے جو انھوں نے ۱۱ سال کی عمر میں لکھا تھا۔

آ پکی کئی کتابیں اردو کے خزانے میں گراں قدر اضافہ ہیں جیسے ارسطو سے ایلیٹ تک(۱۹۷۷)،دیوان حسن شوقی (۱۹۷۱ مرتب)دیوان نصرت (مرتب۱۹۷۲)ایلیٹ کے مضامین (۱۹۷۵)بارہ کہانیاں (۲۰۱۳)بزم خوش نفساں (۱۹۸۵)فرہنگ اصطلاحات جامعہ عثمانیہ (۱۹۹۱) حیرت ناک کہانیاں (بچوں کا ادب۲۰۱۳)ہند و پاک میں اسلامی جدیدیت (مترجم)کلیات میراجی (۱۹۸۸)مثنوی کدم راؤ پدم راؤ(۱۹۷۹)میراں جی ایک مطالعہ(۱۹۹۷)معاصر ادب(تنقیدی مضامین ۱۹۶۶)محمد تقی میر(۱۹۸۱)نئی تنقید (۱۹۸۸)ن۔م ۔راشد ایک مطالعہ (۱۹۸۶)پاکستانی کلچر(۱۹۶۴)قدیم اردو لغت (۱۹۷۳)قلندر بخش جرات (۱۹۹۰)قومی انگلش اردو ڈکشنری (جلد ا۔۱۹۹۳)تنقیداورتجزیہ(۱۹۶۷)تاریخ ادب اردو چار جلداورادبی تحقیق وغیرہ۔

انکے علاوہ بھی کتابیں،تنقیدی،تحقیقی مضامین اورتہذیبی اورسماجی موضوعات پرمقالے کتابوں پر لکھے گئے پیش لفظ اورتبصرے بھی کثیر تعداد میں ہیں آپکے تنقیدی مضامین کافی اہمیت کے حامل ہیں جن میں تنقیداورتجربہ،نئی تنقید،ادب کلچراورمسائل،معاصرادب وغیرہ شامل ہیں۔

لغت میں بھی اپنی انفرادیت قائم کی آپکی پہلی کتاب جولغت سے متعلق ہے قدیم اردوادب کی لغت ۱۹۷۳ء میں منظر عام پرآئی ۔۔۱۹۹۱ میں آپکی ایک اورمعرکتہ آلاراءلغت فرہنگ اصلاحات جامعہ عثمانیہ زیورطباعت سے آراستہ ہوئی۔قومی انگریزی اردولغت ۱۹۹۲ میں شائع ہوئی جو دولاکھ الفاظ اندراجات پرمشتمل ہے فرہنگ اصلاحات جامعہ عثمانیہ حصہ دوم ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئی۔

اطفال ادب میں بھی اپنے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں ادب اطفال بچوں کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کے پیش نظر تحریر کیا جاتا ہے یوں تو اردوشعروادب میں ادب اطفال کی جھلکیاں شروع سے ہی ملتی ہیں لیکن آزادی کے بعداس پرزیادہ زوردیا جانے لگا۔بڑے ادیب بچوں کے ادب پر زیادہ زورنہیں دیتے مگرجمیل جالبی نے یہاں بھی اپنی خدمات انجام دی ہیں حیرت ناک کہانیاں اورفوجی جیسی کہانیاں اسکی عمدہ مثال ہیں۔

بحیثیت مترجم بھی خدمات انجام دیں مختلف زبانوں سے اردو میں ترجمہ کیا جن میں جارج آرول کاناول اینمل فارم(اردوترجمہ جانورستاں)ارسطو سے ایلیٹ تک(ڈھائی ہزارسالہ مغربی فکر کے منتخب عہد آفریں شاہکارکااردوترجمہ)اسلامی جدیدیت اسلامک ماڈرن ازم کاترجمہ ہے۔

آپکی تصانیف وتالیف کی تعداد کثیر ہے۔نقاد،مورخ،محقق،ادیب،مترجم،ماہر ادب اطفال ،لغت نگار آپکی شخصیت قوس وقزح کے رنگوں کی طرح مختلف پہلوؤں سے سجی ہوئی ہے جو ادب کے وسیع ترین کینوس کے شایان شان ہے۔

تاریخ ادب اردو جلد اول:

تاریخ ادب اردو آپکا لافانی کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔تاریخ ادب اردو کی پہلی جلد ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی جو ادبی تاریخ نویسی کے باب میں لائق صد ستائش ہے اس کتاب نے اردو ادب کی تاریخ کو آسمان ادب پر پہنچا دیا۔جس سے آپکے مطالعے کی وسعت ،سماجی علوم سے واقفیت قدیم وجدید ادبی تاریخ سے آگہی' ادبی تنقید کا شعور اور لسانیات پر گہری نظر مختلف علوم وفنون کی اہمیت ،سماجی ومعاشرتی واقعات اور حالات کی بدلتی صورتحال پر گہری نظر جیسے صفات سے آگہی ہوتی ہے ڈاکٹر احسن فاروقی کے الفاظ میں ڈاکٹر جمیل جالبی کی شخصیت دیکھئے۔

''مجھے اردو کا کوئی نقاد دکھائی نہیں دیتا جو
اتنا وسیع علم رکھتا ہو ساتھ ہی واتھ اسکو جمع کر کے
مربوط کرنے ءاور انفرادی نظر کے ساتھ پیش کرنے کا
اہل ہو۔''
(ڈاکٹر جمیل جالبی ایک مطالعہ: گوہر نوشاہی ص ۳۱)

تاریخ ادب اردو کی پہلی جلد میں اردو زبان کے آغاز سے لے کر ۱۷۵۰ء تک کے ادب کا احاطہ کیا گیا ہے۔عہد ولی سے لے کر عہد میر'مرزا غالبؔ کے سماج اور شعور کی مختلف اور متنوع کیفیات کا بصیرت افروز اور عالمانہ تجزیہ صرف تاریخ ادب اردو میں موجود ہے۔جمیل جالبی تاریخ ادب اردو کی جلد اول کے دیباچے میں لکھتے ہیں۔

''میرا کام جسے میں نے تاریخ ادب
اردو کا نام دیا ہے چار جلدوں میں ہے اسکی پہلی جلد
آپ کے سامنے جو آغاز سے لے کر ۱۷۵۰ء تک
قدیم اردو زبان وادب کا احاطہ کرتی ہے یہ جلد اپنی

جگہ مکمل بھی ہے اور دوسری جلد سے مربوط و پیوستہ بھی
۔واضح رہے کہ یہ جدید انداز کی مربوط تاریخ ہے
متفرق مقالات کا مجموعہ یا تذکرہ نہیں ہے۔
(تاریخ ادب اردو جلد اول: جمیل جالبی ص ز)

تاریخ ادب اردو ایک جامع اور مستند تاریخ ہے مواد کی پیش کش کا انداز مدلل اور مبسوط ہے اشعار کا برمحل اور حسب ضرورت استعمال اور ہر شاعر کے کلام کا نمونہ بھی شامل ہے۔ادبی شہ پارے کی صرفی ونحوی خصوصیات کا جائزہ بھی ملتا ہے۔

تاریخ نویسی بہت مشکل کام ہے کسی بھی تاریخ کو مرتب کرنے میں کئی مشکلات اور مسائل پیش آتے ہیں اور ان خاردار راہوں سے گزر کر اپنی منزل تک پہنچنا ڈاکٹر جمیل جالبی کے لئے بھی کوئی آسان بات نہیں تھی تحقیق کی پر خار راہوں پر چلتے ہوئے کئی دقتیں پیش آئیں جس کا اعتراف انھوں نے کچھ اس طرح کیا ہے۔

''تاریخ ادب ادارے لکھتے ہیں جن
کے پاس سرمایہ ہوتا ہے جنھیں ہر قسم کی سہولت میسر
ہوتی ہے جنکے پاس اپنا کتب خانہ ہوتا ہے اور
دوسرے کتب خانوں سے وہ قلمی و مطبوعہ کتب
مستعار لے سکتے ہیں۔مددگاروں کی ایک جماعت
اس کام میں انکا ہاتھ بٹاتی ہے وہاں صدر ہوتے ہیں
۔سکریٹری ہوتے ہیں مشاہیر علم وادب کام کرتے
ہیں اور کہیں برسوں میں جا کر یہ منصوبہ پورا ہوتا ہے
۔لیکن مجھے اس قسم کی سہولت میسر نہیں تھی دن بھر
گردش روزگار اور پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے
مختلف کتب خانوں کے چکر کاٹنے پڑتے۔۔۔۔بہر
حال یہ کام، جیسا کچھ ہے ایک فرد کا کام ہے جس نے

اسے اپنی اپج سے کیا ہے۔۔۔میرے جنون اور علم
وادب کے عشق نے ستائش کی تمنا اور صلے کی پرواہ
سے بے نیاز یہ جوئے شیر مجھ سے ہنسی خوشی کھدوائی
ہے۔

(تاریخ ادب اردو:جمیل جالبی ص ح)

\اس محنت طلب کام کو کرنے کے لئے انھوں نے جی جان ایک کر دیا۔کتاب کی درجہ بندی زمانی اعتبار سے چھ فصلوں میں کی گئی ہے اور ہر فصل کو ابواب میں منقسم کیا گیا ہے مصنف کے دیباچے سے کتاب کے اغراض ومقاصد واضح ہو جاتے ہیں فصل اول سے پہلے مصنف نے تمہید کے عنوان سے اردو زبان وادب اور اس کے متعلقات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

فصل اول: شمالی ہند (تین ابواب پر مشتمل)

فصل دوم: گجری ادب اور اسکی روایت (۱۴ ابواب)

فصل سوم: اردو بہمنی دور میں (دو ابواب)

فصل چہارم: عادل شاہی دور (آٹھ ابواب)

فصل پنجم: قطب شاہی دور (۷ ابواب)

فصل ششم: فارسی روایت کا نیا عروج: ریختہ (دو ابواب)

ضمیمے کے عنوان سے پاکستان میں اردو، پنجاب میں اردو ،لسانی اشتراک (اردو، پنجابی، سرائیکی، سندھی) سرحد میں اردو روایت، بلوچستان کی اردو روایت اور آخر میں اشاریہ بھی شامل ہے اس مختصر سے جائزے سے کتاب کے مندرجات کا اندازہ ہوتا ہے۔

تاریخ ادب اردو جلد دوم:

تاریخ ادب اردو جلد دوم کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔جمیل جالبی نے ادب کی تاریخ مرتب کرتے وقت سنی سنائی باتوں کے بجائے مختلف ماخذوں سے اپنی بات کو پیش کیا ہے جلد دوم کے حصہ اول میں لکھتے ہیں۔

''اس تاریخ میں کئی سطحیں

ملیں گی ۔تنقیدی وفکری سطح بھی اور تحقیقی وتہذیبی سطح
بھی روایت وتبدیلی کا سفر بھی اور شاعروں' مصنفوں
کا تجزیہ بھی اور لسانی تبدیلیوں کے مباحث بھی' ایسا
اسلوب جو آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہو' رواں و
شگفتہ ہو، اور عام بول چال کی زبان سے قریب
ہوتے ہوئے بھی ادبی ہو،تاریخ ادب لکھتے ہوئے
میں نے رنگین شاعرانہ اسلوب سے حتی الوسیع دامن
بچایا ہے تاکہ اسلوب کی رنگینی ،تاریخ کو ماند نہ
کردے۔

(تاریخ ادب اردو جلد دوم :ڈاکٹر جمیل جالبی ص۱۲)

واقعات اور حقائق کی پیش کشی اس طرح مرتب کی ہے کہ پڑھنے والے کو ان حالات سے آگہی ہو اور ادب کی ارتقائی صورت بھی قاری کو سمجھ آجائے ۔دوسری جلد کی ضخامت ۱۲۴۱ صفحات پر مشتمل ہے اور اسی وجہ سے اس کو دو جلدوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان دو جلدوں میں اٹھارویں صدی کا احاطہ کیا گیا ہے۔

جمیل جالبی نے ادوار کی زمانی تقسیم میں روایت کی تشکیل وتعمیر اور ردعمل اور تبدیلیوں کو بنیادی طور پر سامنے رکھا ہے اس تاریخ کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ انھوں نے سنہ ہجری کے ساتھ ساتھ سن عیسوی بھی درج کردی ہے اور ہر باب کے اختتام پر حواشی بھی دئے ہیں۔

حصہ اول کتاب ۶۸۶ صفحات پر مشتمل ہے جس کو پانچ فصلوں میں بانٹا گیا ہے تمہید کے تحت دو باب ہیں پہلا باب اٹھارویں صدی سیاسی منظر ،طرز فکر ،تہذیبی ومعاشرتی رویئے اور دوسرا باب اردو شاعری کشمکش اثرات حرکات ومیلانات رکھا گیا ہے جہاں اردو شاعری کا جائزہ احسن طریقے سے لیا گیا ہے ڈاکٹر جمیل جالبی اس سلسلے میں لکھتے ہیں۔

''اردو شاعری رواج ،کشمکش،اثرات
،محرکات ومیلانات کے پس منظر میں ۔یہ بات زرا

دیر کو حیرت میں ڈال دیتی ہے کہ عین اس دور انتشار میں جب عظیم مغلیہ سلطنت کے درودیوار گر رہے ہیں اور معاشرہ زوال کی انتہائی پستیوں کو چھو رہا ہے اردو ادب اور اسکی روایت ظہور میں کیسے آ گئی۔ اردو شمال کے لئے کوئی اجنبی زبان نہیں تھی۔ یہ یہیں کی زبان تھی اور صدیوں سے برعظیم میں ایک عام و مشترک زبان کی حیثیت رائج تھی خود دکن میں ۱۵ ویں صدی عیسوی کے اوائل سے اس میں باقاعدہ ادب کی روایت کا آغاز ہو چکا تھا اور تین سو سال کے عرصے میں وہاں اردو زبان وادب کی کم وبیش وہی اہمیت ہو گئی تھی جو شمال میں فارسی زبان وادب کی تھی۔

(تاریخ ادب اردو جلد دوم: ڈاکٹر جمیل جالبی ص ٦)

جلد دوم میں ان دو ابواب کے علاوہ چھ اور فصلیں ہیں

پہلی فصل: شمالی ہند میں اردو شاعری کی ابتدائی روایت (تین ابواب)

فصل دوم: فارسی کے زیر اثر اردو (دو ابواب)

فصل سوم: چار ابواب

فصل چہارم: ردعمل کی تحریک (چار ابواب)

فصل پنجم: ردعمل کی تحریک کی توسیع (آٹھ ابواب)

تاریخ ادب اردو جلد دوم اٹھارویں صدی کی ادبی کائنات کا منظر نامہ ہے اور اس ادبی منظر نامے میں اس عہد کے تمام بڑے چھوٹے شاعر اور نثر نگار کے کلام کا جائزہ لیا گیا ہے جمیل جالبی نے ان تمام ابواب میں تمام شاعروں اور نثر نگاروں کے سوانحی حالات اور دیگر متعلقات کو بھی تحقیق و تفتیش کے بعد قلمبند کیا ہے۔

تاریخ ادب اردو لکھ کر جمیل جالبی نے صرف اردو زبان کی تاریخ ہی رقم نہیں کی بلکہ اس عہد کا

فنی جائزہ بھی لیا ہے اوراس دور کے اسلوب بیان کو بھی موضوع بنایا اورآخر میں اشاریہ بھی موجود ہے۔

کتاب کا پیش لفظ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے وہ ادب کی تاریخ کی اہمیت و افادیت کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''اگرادب زندگی کا آئینہ ہے توادب کی تاریخ، کوبھی ایسا ہی آئینہ ہونا چاہئے جس میں ساری زندگی کی روح کا عکس نظر آئے میں نے 'تاریخ ادب اردو' کو ایک ایسا ہی آئینہ بنانے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔یہاں ادبی تاریخ کی سطح پر تحقیق، تنقیداور کلچرمل کرایک ہوگئے ہیں۔تحقیق سے میں نے حقائق وہ واقعات کی صحت ودرستی کا تعین کیا ہے تنقیدی شعور سے صحیح نتائج تک پہنچ کر تاریخی زاویہ دیا ہے اور کلچر سے ادب میں زندگی کے تنوع کو دریافت کرکے تفہیم ادب کو وسعت دینے کی کوشش کی ہے ۔۔یہی امتزاج ''تاریخ ادب اردو'' کا نمایاں پہلو اور اسکی انفرادیت ہے۔''

(تاریخ ادب اردو جمیل جالبی ص ۱۱۔۱۲)

تاریخ ادب اردو (جلدسوم):

تاریخ ادب اردو جلدسوم ۲۰۰۶ میں زیورطباعت سے آراستہ ہوئی اوراس جلد میں انیسویں صدی کے نصف اول کے ادب کا احاطہ کیا گیا ہے۔۱۹ویں صدی میں اردو زبان کو بہت فروغ حاصل ہوا اوراس وقت تک اردو ہر طبقے کے عام بول چال کی زبان بن چکی تھی۔

جلدسوم کے پیش لفظ میں ڈاکٹر جمیل جالبی کے خیالات ملاحظہ کیجئے۔

''تاریخ ادب اردو کی تیسری جلد اب

آپ کے سامنے ہے۔۔۔قارئین اکرام اس بات
سے ضرور واقف ہونگے کہ انیسویں صدی تخلیق
ادب اور رواج زبان کے اعتبار سے اردو کی سب
سے بڑی صدی ہے اس صدی میں اردو زبان کے
متعدد ادیب وشاعر داد تخلیق دے رہے ہیں اور اردو
زبان نہ صرف سارے ہندوستان کے گلی کوچوں میں
سمجھی اور بولی جارہی ہے بلکہ بادشاہ سے لے کر وزیر
تک اور امیر سے لے کر فقیر تک سب یہ زبان بول
رہے ہیں۔

(تاریخ ادب اردو: ڈاکٹر جمیل جالبی جلد سوم ص ۳)

اردو زبان کی وسعت میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے اس کے کینوس میں مختلف موضوعات شامل ہوتے جارہے تھے ڈاکٹر جمیل جالبی نے تاریخ ادب اردو جلد سوم کو پانچ فصلوں میں بانٹا ہے۔

فصل اول: اردو شاعری محرکات رجحانات اور روایت (چھے ابواب)

فصل دوم: اردو نثر کا جائزہ (پانچ ابواب)

فصل سوم: نوطرز مرصع اور فسانہ عجائب

فصل چہارم: مختلف شعراء کے فکر وفن کا حاطہ (۱۸/ابواب)

فصل پنجم: دوابواب (واجد علی شاہ اور نظیر اکبر آبادی کے فن کا جائزہ)

ڈاکٹر جمیل جالبی نے تاریخ ادب اردو کی جلد سوم میں انیسویں صدی کے شعر و ادب کا پر مغز اور جامع خلاصہ جس انداز میں پیش کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اور اس کے مطالعے سے اردو شعر و ادب کے ارتقائی رفتار کا اندازہ ہوتا ہے۔

تاریخ ادب اردو جلد چہارم:

ڈاکٹر جمیل جالبی نے ان چار جلدوں میں اردو زبان کے آغاز وارتقاء سے لے کر انیسویں

صدی کے اردو ادب کو موضوع بحث بنایا ہے اردو زبان کے آغاز و ارتقاء سے انیسویں صدی کے نصف آخر کے ادب پر بحث کی گئی ہے۔جلد چہارم کو چار فصلوں میں تقسیم کیا ہے

فصل اول: ۱۲۱ ابواب میں تقسیم کیا ہے

جس میں باب اول تا ہشتم غالب کے کلام کا جائزہ، سات تا باب اکیس دیگر شعراء کے فکر و فن کو موضوع بنایا گیا ہے۔

فصل دوم: اردو مرثیہ (تین ابواب)

فصل سوم: اردو نثر کا تنوع

فصل چہارم: اردو داستان اور دیگر ذیلی عنوانات

آخر میں اشاریہ دیا گیا ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی نے تاریخ ادب اردو میں جو اسلوب اختیار کیا ہے۔اردو زبان میں بہت کم لکھاریوں کو نصیب ہوتا ہے جو غیر ضروری آرائشوں سے مبرا ہے۔مشفق خواجہ ڈاکٹر جمیل جالبی کے متعلق لکھتے ہیں۔

> ''میری مراد اس اسلوب سے ہے جو نہ تو اتنا مرصع اور پر کشش ہو کہ پڑھنے والا اسکے حسن میں کھو جائے اور مطالب کی حیثیت ثانوی رہ جائے اور یہ اتنا عالمانہ ہو کہ جو بات کہی جائے وہ لغت کے راستے ذہن تک پہنچے اور ایسا اسلوب بھی نہ ہو جو علمی مباحث کا مستعمل نہ ہو سکے۔مولوی عبدالحق اور پھر ڈاکٹر عابد حسین نے باوقار طریقے سے بات کہنے کا جو ڈھنگ نکالا تھا میرے نزدیک علمی تحریروں کے لئے اس سے بہتر اسلوب نہیں ہو سکتا جمیل جالبی نے اسی طرز سخن کو آگے بڑھایا۔''

(اردو ادب کی تاریخ: ڈاکٹر مشفق خواجہ ص ۳۱۰)

ڈاکٹر جمیل جالبی نے اپنے منفرد اسلوب بیان سے اردو زبان کی ادبی کائنات کا

وہ منظر نامہ پیش کیا ہے جس میں اس عہد کے تمام چھوٹے بڑے شاعر نثر نگار موجود ہیں ۔جمیل جالبی نے شعراء وادبا کے سوانحی حالات اوران کی کتابوں کے نام وسنین کا ذکر پوری تحقیق وتفتیش کے بعد قلمبند کیا ہےاس تاریخ کی ایک اہم خصوصیت ادوار کی سائنٹفک تقسیم ہے۔تاریخ ادب اردو کا تحقیقی معیار بہت بلند ہے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اردو کی کسی دوسری کتاب میں ادبی تحقیق کا ایسا تنوع نہیں ملے گا۔جو دلائل اور دستاویزی حوالوں سے مزین ہے اور تاریخ ادب اردو ایک ایسی دستاویز بن گئی ہے جس میں شاعروں اور نثر نگاروں کے فن کو پرکھا جانچا اور انفرادی خصوصیات کو اجاگر کیا گیا ہے اردو زبان وادب کی تاریخ میں تاریخ ادب اردو ریڑھ کی ہڈی کی جیسی اہمیت رکھتی ہے ۔تاریخ ادب اردو لافانی کارنامہ ہے ۔جس میں بالخصوص شمالی ہند میں اردو زبان کے آغاز سے لے کر انیسویں صدی کے نصف آخر تک اردو زبان وادب کا احاطہ کیا گیا ہے ۔جس میں سماج اور شعور کی مختلف اور متنوع کیفیات کا بصیرت افروز اور عالمانہ تجزیہ موجود ہے آخر میں ڈاکٹر باقر رضوی کے الفاظ میں اپنی بات کو سمیٹتی ہوں ۔

''ڈاکٹر جمیل جالبی ایک طویل عرصے سے علمی انہاک اور ریاضت کے عمل سے گزر رہے ہیں وہ یقیناً جدید تحقیق کا ایک روشن باب ہیں ۔ان کی محنت وریاضت کا اعتراف ادب وتہذیب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے 'ناخن کے قرض' سے عبارت ہے۔

جمیل جالبی صاحب ادب کو بنیادی طور پر ایک تہذیبی مظہر سمجھتے ہیں اور انھوں نے تاریخ ادب لکھتے ہوئے اس نکتے کو مسلسل پیش نظر رکھا ہے وہ ہر عہد کے ادبی رجحانات کو مختلف تہذیبی عوامل سے مربوط دیکھتے ہیں اس طور پر یہ تاریخ محض تاریخی واقعات وحقائق تک محدود نہیں رہتی بلکہ ایک فکری دستاویز بن جاتی ہے ایک مفصل تاریخ میں اپنے فکری

نقطہ نظر کو تسلسل کے ساتھ قائم رکھنا ایک
مشکل مرحلہ تھا جس سے جمیل جالبی صاحب نہایت
متوازن انداز میں عہدہ برآ ہوتے ہیں۔''

حوالہ جاتی کتب:

1۔ The encyclopedia of britanica vol :30 page no:64
2۔ فلسفہ تاریخ: ایک ۔نذیر احمد تشنہ ص ۱۷
3۔ اردو میں تاریخ نویسی: ڈاکٹر مبارک علی ص ۱۰۸
4۔ اردو کی ادبی تاریخیں: ڈاکٹر گیان چند جین ص ۲۲۔۲۱
5۔ ادبی تاریخ نویسی اور تواریخ ادب اردو: از: سعد مسعود غنی ص ۶۔۷
6۔ زبان وادب: رسالہ شمارہ ،۲۰ ص ۱۵۲
7۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ایک مطالعہ: گوہر نوشاہی ص ۱۹
8۔ ایضاً ص ۳۱
9۔ تاریخ ادب اردو: ڈاکٹر جمیل جالبی ص ز
10۔ تاریخ ادب اردو جلد اول: ڈاکٹر جمیل جالبی ص ح
11۔ تاریخ ادب اردو جلد دوم (حصہ اول): ڈاکٹر جمیل جالبی ص ۱۲
12۔ تاریخ ادب اردو جلد دوم (حصہ اول): ڈاکٹر جمیل جالبی ص ۲
13۔ تاریخ ادب اردو جلد دوم (حصہ اول): ڈاکٹر جمیل جالبی ص ۱۲۔۱۱
14۔ تاریخ ادب اردو جلد سوم: ڈاکٹر جمیل جالبی ص ۳
15۔ اردو ادب کی تاریخ: ڈاکٹر مشفق خواجہ ص ۳۱۰

☆☆☆